4۔ مجھے میرے بزرگوں سے بچاؤ

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

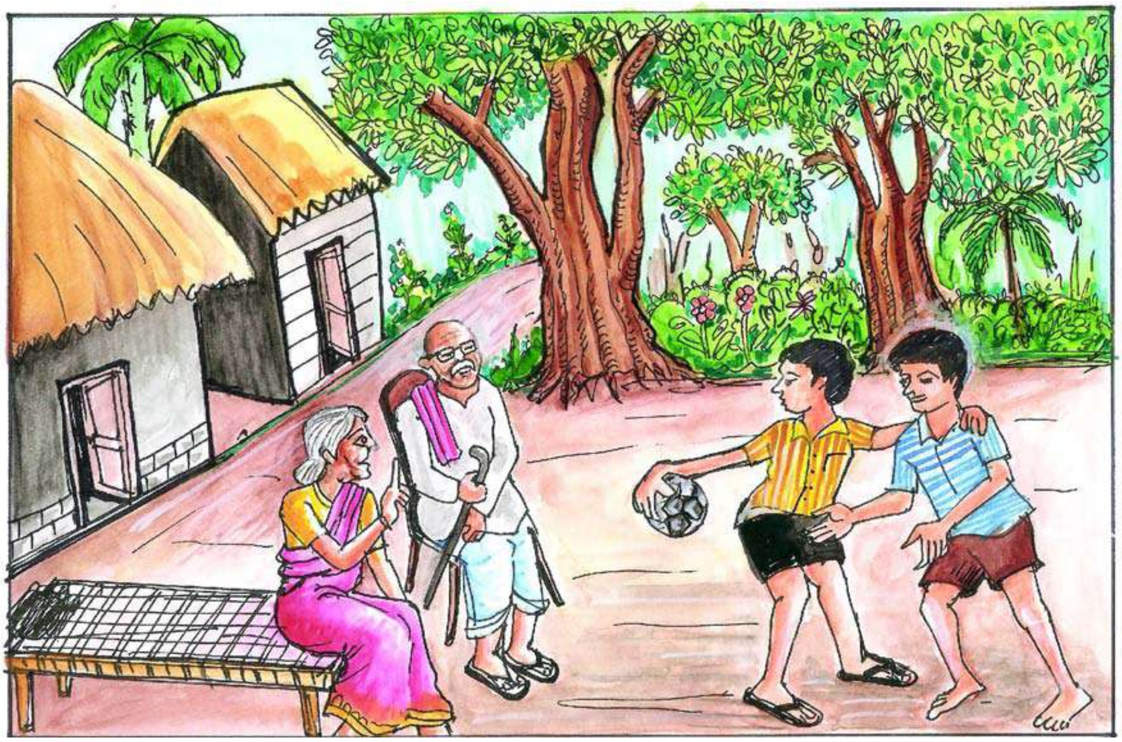

سوالات:

1۔ درخت کے نیچے کا منظر بیان کیجیے؟

2۔ کیا بچوں کا گھر کے باہر کھیلنا اچھی بات ہے؟

3۔ دادی جی بچوں سے کیا کہہ رہی ہوں گی؟

4۔ بچوں کو نصیحت کیوں کی جاتی ہے؟

مقصد

بزرگ جو نصیحت کرتے ہیں یا کسی کام سے روکتے ہیں تو بچوں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔لیکن بچے اس بات کو سمجھ نہیں پاتے۔ چونکہ انکی اپنی بھی خواہشات ہوتی ہیں، اس لئے بچوں پر دباؤ سے پاک دوستانہ ماحول فراہم کرنا چاہیے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق نثری صنف مضمون سے ہے، جس کا اسلوب طنز ومزاح ہے۔ جس کے مصنف کنہیا لال کپور ہیں۔ اس سبق کا انتخاب کنہیا کپور کے مضامین کے مجموعہ سے کیا گیا۔ اس سبق میں مصنف نے معاشرتی خرابیوں کو نہایت ہی مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق سے متعلق تصاویر دیکھیے اور ان سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ زائد پڑھائے جانے والے سبق کو غور سے سنیے۔
3۔ تصویروں کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات کا تقابل سبق سے کیجیے۔
4۔ سبق پڑھیے اب تک حاصل کردہ معلومات سبق میں پائی جاتی ہیں یا نہیں بتائیے۔
5۔ سبق پڑھیے ان الفاظ کے نیچے خط کشید کیجیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
6۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ یا لغت سے یا اپنے معلم کی مدد سے معلوم کیجیے۔

مصنف کا تعارف

کنہیا لال کپور 1910ء میں ضلع لائل پور کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری اسکول میں ہوئی۔ 1928ء میں کمالیہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انٹرمیڈیٹ ڈی۔اے۔وی کالج موگا سے بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیا۔ تقسیم ہند کے بعد فیروز پور میں قیام پذیر ہوئے۔ 1947ء میں ڈی۔ایم کالج میں نوکری کر لی وہیں سے پرنسپل کے عہدے پر ریٹائرڈ ہوئے ان کا انتقال 1981ء میں ہوا۔

کنہیا لال کپور اردو کے مشہور طنز نگار ہیں۔ انہوں نے اپنے مضامین اور افسانوں میں سیاسی، معاشرتی، علمی اور ادبی خرابیوں کو نہایت مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کے اسلوب میں شوخی اور بے باکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے پڑھنے والا زیر لب مسکرانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ معمولی باتوں میں بھی اہم نکات پیدا کر دیتے ہیں۔ تحریر میں شگفتگی اور سادگی ہے۔ مزاح کے ساتھ طنز کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے مضامین اور افسانوں میں روزمرہ کی باتیں اپنے انداز میں پیش کی ہیں۔ جو ہم کو اصلاح پر متوجہ کرتی ہیں۔ ان کے افسانوں اور مضامین کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں ''سنگ وخشت، چنگ ورباب، شیشہ وتیشہ، بال وپر، اور نرم وگرم'' قابل ذکر ہیں۔

میں ایک چھوٹا سے لڑکا ہوں ایک بہت بڑے گھر میں رہتا ہوں زندگی کے دن کاٹتا ہوں چونکہ سب سے چھوٹا ہوں اس لئے گھر میں سب میرے بزرگ کہلاتے ہیں۔ یہ سب مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ انہیں چاہے اپنی صحت کا خیال رہے نہ رہے میری صحت کا خیال ضرور ستاتا ہے۔ دادا جی کو ہی لیجے یہ مجھے گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے کیوں کہ باہر گرمی یا برف پڑ رہی ہے۔ بارش ہو رہی ہے۔ یا درختوں کے پتے جھڑ رہے ہیں کیا معلوم کوئی پتہ میرے سر پر تڑاخ سے لگے اور میری کھوپڑی پھوٹ جائے۔ ان کے خیال میں گھر اچھا خاصا قید خانہ ہونا چاہئے۔ ان کا بس چلے تو ایک گھر کو جس میں بچے رہتے ہیں سنٹرل جیل میں تبدیل کر کے رکھ دیں۔ وہ فرماتے ہیں بچوں کو بزرگوں کی خدمت کرنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر وقت مجھ سے چلم بھرواتے یا پاؤں دبواتے رہتے ہیں۔

دادی جی بہت اچھی ہیں۔ پوپلا منہ، چہرے پر بے شمار جھریاں اور خیالات بے حد پرانے۔ ہر وقت مجھے بھوتوں، جنوں اور چڑیلوں کی باتیں سنا سنا کر ڈراتی رہتی ہیں۔ دیکھ بیٹا مندر کے پاس جو پیپل کا درخت ہے اس کے نیچے مت کھیلنا۔ اسکے اوپر ایک بھوت رہتا ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے جب میری شادی نہیں ہوئی تھی میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ اس پیپل کے نیچے کھیل رہی تھی کہ یک لخت میری سہیلی بے ہوش ہوگئی۔ اس طرح وہ سات دفعہ ہوش میں آئی اور سات دفعہ بے ہوش ہوگئی۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے چیخ کر کہا ”بھوت“ اور وہاں پرانی سرائے کے پاس جو کنواں ہے اس کے نزدیک مت پھٹکنا۔ اس میں ایک چڑیل رہتی ہے وہ بچوں کا کلیجہ نکال کر کھا جاتی ہے۔ اس چڑیل کی یہی خوراک ہے۔

سوچیے۔ بولیے:۔

1۔ دادا جی چھوٹے لڑکے کو باہر نکلنے کیوں نہیں دیتے؟

2۔ لڑکے کو دادی جی کیسی لگتی ہیں؟

3۔ دادی جی کیسے کیسے قصے سنایا کرتی ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

پتا جی کا تکیہ کلام ہے ''نالائق'' ایک اور تکیہ کلام ہے ''جب میں طالب علم تھا'' جب بھی مجھ سے گفتگو کرتے ہیں ان دونوں میں ایک تکیہ کلام ضرور استعمال کرتے ہیں۔ آج کتنے سوال نکالے؟

''جی دس''

آج تاریخ کے کتنے صفحے پڑھے؟

''جی بیس''

''نالائق جب میں طالب علم تھا، پچاس صفحے روز پڑھا کرتا تھا''

''اکبر کون تھا''

جی ایک بادشاہ تھا؟

''نالائق۔ کہو ایک بہت اچھا بادشاہ تھا''

امتحان کیسے رہے؟

''جی جماعت میں تیسرا رہا ہوں''۔

نالائق جب میں طالب علم تھا ہمیشہ اول آیا کرتا تھا۔

''آج کتنی روٹیاں کھائیں''

جی تین

نالائق جب میں طالب علم تھا دس روٹیاں کھایا کرتا تھا؟

ماتا جی کو ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ پرماتما نہ کرے اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ وہ مجھے تالاب میں تیرنے کے لئے اس لیے نہیں جانے دیتیں کہ اگر میں ڈوب گیا تو؟ آتش بازی کے اناروں، پٹاخوں اور پھلجھڑیوں سے اس لئے نہیں کھیلنے دیتیں کہ اگر میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی تو خالی پستول ہاتھ میں نہیں لینے دیتیں کہ اگر وہ چل گیا تو؟ پچھلے دنوں میں کرکٹ کھیلنا چاہتا تھا۔ ماتا جی کو پتہ لگ گیا کہنے لگیں کرکٹ مت کھیلنا، بڑا خطرناک کھیل ہے پرماتما نہ کرے اگر گیند آنکھ پر لگ گئی تو۔؟

سوچیے۔ بولیے :۔

1۔ تکیہ کلام سے کیا مراد ہے؟

2۔ پتا جی جب بھی گفتگو کرتے ہیں تو ان کا تکیہ کلام کیا ہوتا ہے؟

3۔ ماتا جی کو ہر وقت کس بات کا خدشہ لگا رہتا تھا؟

بڑے بھائی صاحب کا خیال ہے جو چیز بڑوں کے لئے بے ضرر ہے وہ چھوٹوں کے لئے سخت مضر ہے۔خود چوبیس گھنٹے پان کھاتے ہیں، لیکن اگر مجھے پان کھاتا دیکھ لیں تو فوراً ناک بھوں چڑھائیں گے پان نہیں کھانا چاہیئے بہت گندی عادت ہے۔سینما دیکھنے کے بہت شوقین ہیں، لیکن اگر میں اصرار کروں تو کہیں گے چھوٹوں کو فلمیں نہیں دیکھنا چاہیئے۔اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اسی طرح چھوٹوں کو عطر نہیں لگانا چاہیئے تاکہ ان کے کپڑوں سے خوش بو نہ آئے۔نظمیں نہیں لکھنا چاہیئے تاکہ وہ بڑے ہو کر شاعر نہ بن جائیں۔ ہنسنا نہیں چاہیئے تاکہ وہ ہمیشہ اداس رہیں۔

اب رہیں بھابی انہیں افسانہ لکھنے اور جاسوسی ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کا تکیہ کلام ہے ''لپک کے جائیو'' جب بھی میں کمر سیدھی کرنے کے لئے لیٹتا ہوں وہ کہتی ہیں لپک کے جائیو اگر سورج مکھی نہ ملے تو چندر مکھی لے آنا اگر وہ بھی نہ آیا تو تارا مکھی اور ہاں پوچھتے آنا ''چالاک چور'' کا دوسرا حصہ چھپ گیا کہ نہیں اور پھر ''گریلا ڈاکو'' کب تک چھپ رہا ہے؟ سارا دن ایک بک اسٹال سے دوسرے بک اسٹال تک مارا مارا پھرتا ہوں کبھی نقاب پوش حصہ اول کی تلاش میں کبھی پر اسرار قلعہ حصہ دوم کی کھوج میں۔

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ بڑے بھائی کن چیزوں کے شوقین ہیں؟

2۔ بھابھی کا تکیہ کلام کیا ہے؟

3۔ بھابھی لڑکے سے اپنے کام کیسے کرواتی ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

بڑی بہن کو گانے بجانے کا شوق ہے ان کی فرمائش اس قسم کی ہوتی ہے۔ ہارمونیم پھر خراب ہو گیا ہے، اس کو ٹھیک کرا لاؤ۔ ستار کے دو تار ٹوٹ گئے ہیں اسے میوزیکل ہاؤس لے جاؤ۔ طبلہ بڑی خوفناک آوازیں نکالنے لگا ہے اسے فلاں دکان پر چھوڑ آؤ۔ جب انہیں کوئی کام لینا ہو تو بڑی میٹھی بن جاتی ہیں۔ کام نہ ہو تو کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ خاص کر جب ان کی سہیلیاں آتی ہیں اور وہ طرح طرح کی فضول باتیں بناتی ہیں۔ اس وقت میں انہیں زہر لگنے لگتا ہوں۔

لے دے کے سارے گھر میں ایک غم گسار ہے اور وہ ہے میرا کتا ''موتی'' بڑا شریف جانور ہے۔ وہ نہ تو بھوتوں اور چڑیلوں کے قصے سنا کر مجھے خوف زدہ کرنے کی کوشش کرتا نہ مجھے نالائق کہہ کر میری حوصلہ شکنی کرتا ہے اور نہ اسے جاسوسی ناول پڑھنے کا شوق ہے اور نہ ستار بجانے کا' موتی ذرا موج میں آجائے تو تھوڑا سا بھونک لیتا ہے۔ جب میں اپنے بزرگوں سے تنگ آجاتا ہوں تو اسے لے کر جنگل میں نکل جاتا ہوں۔ وہاں ہم دونوں تیتروں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور دادا جی اور دادی جی سے دور، پتا جی اور ماتا جی سے دور' بھابھی اور بہن کی دست رس سے دور اور کبھی کبھی کسی درخت کی چھاؤں میں موتی کے ساتھ ستاتے ہوئے میں سوچنے لگتا ہوں کاش میرے بزرگ سمجھ سکتے کہ میں بھی انسان ہوں یا کاش وہ اتنی جلدی نہ بھول جاتے کہ وہ کبھی میری طرح ایک چھوٹا سا لڑکا ہوا کرتے تھے۔

سوچیے۔ بولیے:۔

1۔ بڑی بہن بچے سے کیا کیا کام کرواتی تھی؟

2۔ کتا کیسا جانور ہے اور بچے کا غم وہ کس طرح بانٹتا ہے؟

3۔ بزرگوں سے تنگ آنے پر لڑکا کیا کرتا تھا؟

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

الف) ذیل میں دیے گئے سوال کے جواب کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ آپ نے اپنے بزرگوں کی خدمت کس طرح کی ہے؟ بیان کیجیے؟

روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا

(الف)۔ لڑکے سے یہ جملے کس نے کہے؟

☆ چھوٹوں کو عطر نہیں لگانا چاہئے تاکہ ان کے کپڑوں سے خوش بو نہ آئے۔

☆ نظمیں نہیں لکھنا چاہئے تاکہ وہ بڑے ہو کر شاعر نہ بن جائیں۔

☆ ہنسنا نہیں چاہئے تاکہ وہ ہمیشہ اداس رہیں۔

☆ پان نہیں کھانا چاہیے، بہت گندی عادت ہے۔

☆ طبلہ بڑی خوفناک آوازیں نکالنے لگا ہے۔اسے فلاں دوکان پر چھوڑ آؤ۔

☆ لپک کے جائیو! اگر سورج مکھی نہ ملے تو چندر مکھی لے آنا۔

(ب) پیراگراف پڑھیے اور دیے گیے سوالات کے جواب لکھیے۔

شہنشاہ جہانگیر کا نام تو تم نے سنا ہوگا۔ یہ مغلیہ خاندان میں چوتھا شہنشاہ تھا۔ جو عدل و انصاف میں نوشیرواں سے بھی بازی لے گیا اور اس کی یہی وہ اعلیٰ صفت ہے جو اس کے نام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اونچا رکھے گی۔

شہنشاہ جہانگیر نے گدی پر بیٹھتے ہی یہ احکام جاری کروائے تھے کہ ہر مقدمے پر عدالت جانچ پڑتال کے بعد دیانت داری سے بے لاگ فیصلہ کرے۔ ذرا بھی انصاف میں کوتاہی ہوگی تو وہ منصفوں کو سخت سے سخت سزا دے گا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ منصف ناانصافی تو نہیں کرتے اس نے جاسوس رکھ چھوڑے تھے۔ اور اگر اس کے بعد بھی فریادیوں کو شکایت باقی رہتی یا وہ راست اپنے عادل شہنشاہ سے انصاف چاہتے تو خود جہاں گیر دادرسی کرتا تھا۔

سوالات:

1۔ شہنشاہ جہانگیر کی اعلیٰ صفت کونسی ہے؟

2۔ شہنشاہ جہانگیر نے کیا احکام جاری کروائے تھے؟

3۔ شہنشاہ جہانگیر نے جاسوس کیوں رکھے تھے؟

4۔ فریادی کس کو کہتے ہیں؟

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔ تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے چار تا پانچ جملوں میں جواب دیجیے۔

1۔ بچہ بزرگوں سے کیوں پریشان ہے؟

2۔ پتا جی کا تکیہ کلام کیا تھا اور وہ کیسے سوالات پوچھتے تھے؟

3۔ بڑے بھائی صاحب کا مضر اور بے ضرر چیزوں کے بارے میں کیا خیال تھا؟

4۔ ماتا جی بچے کو آتش بازی سے دور رہنے کو کیوں کہتی تھیں؟

5۔ بچے کا غم گسار کون ہے اور وہ اس کو کیوں اچھا لگتا ہے؟

(ب) ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب دس تا بارہ جملوں میں لکھیے۔

1۔ بڑی بہن کو کس بات کا شوق تھا اور وہ لڑکے سے کیا کیا کام لیتی تھی؟

2۔ لڑکے نے بھابھی کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

تخلیقی اظہار / توصیف

1۔ طنز و مزاح سے تعلق رکھنے والا کوئی ایک واقعہ یا کہانی لکھیے۔

یا

2۔ آپ کے خاندان کے کسی پسندیدہ بزرگ کی شخصیت کو سراہتے ہوئے چند جملے لکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف)۔ حسب ذیل جملوں میں خط کشیدہ لفظ کے صحیح معنی پر نشان لگایئے اور قوسین میں لکھیے۔

1۔ گھر کے سبھی افراد مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ (   )

a) بہت زیادہ   b) بہت کم   c) کبھی کبھی   d) بالکل نہیں

2۔ ماتا جی کو ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ پرماتمانہ کرے اگر مجھے کچھ ہوگیا تو کیا ہوگا۔ (   )

a) خطرہ   b) وہم   c) ڈر   d) سوچ

3۔ موتی موج میں آجائے تو تھوڑا سا بھونک لیتا ہے۔ (   )

a) جوش   b) مستی   c) غصہ   d) خوشی

4۔ جب انہیں کوئی کام نہیں ہوتا تو کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ (   )

a) پیار کرنا   b) غصہ کرنا   c) خاموش ہونا   d) ہنسنا

5۔ آج یک لخت بارش شروع ہوگئی۔ (   )

a) اچانک   b) بے وقت   c) شدید   d) طوفانی

(ب)۔ حسب ذیل جملوں میں خط کشیدہ لفظ کی ضد پر نشان لگایئے۔

1۔ جنگل میں جانوروں کی خوفناک آوازیں آتی ہیں۔ (سریلی / خطرناک)

2۔ گرمیوں میں دوپہر کو گھر سے نکلنا صحت کے لیے مضر ہے۔ (فائدہ مند / نقصاندہ)

3۔ نالائق جب میں طالب علم تھا روز پڑھا کرتا تھا۔ (بےکار / لائق)

4۔ مجھے دادی جی چڑیل اور بھوت کے قصے سنا کر خوف زدہ کرتی ہیں۔ (ڈرانا / ہمت دلانا)

5۔ بچے جب کوئی کام کرتے ہیں تو ان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنا چاہیے۔ (ہمت افزائی / ہمت توڑنا)

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

قواعد

ذیل کے جملوں کو سمجھ کر پڑھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
جلدی کھاؤ	فکر مت کرو
تیز پڑھو	غیبت مت کرو
استاد کا ادب کرو	پانی ضائع مت کرو
بزرگوں کی عزت کرو	جھوٹ مت بولو
ضعیفوں کی خدمت کرو	چغلی نہ کھاؤ

☆ کالم (الف) کے جملوں میں مخاطب کو حکم دیا جا رہا ہے اس حکم کو "امر" کہتے ہیں۔

وہ فعل جس میں کسی کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے "فعل امر" کہلاتا ہے۔

☆ کالم (ب) کے جملوں میں مخاطب کو کسی کام سے روکا جا رہا ہے۔ اس کو "نہی" کہتے ہیں۔

وہ فعل جس کے کرنے سے کسی کو روکا جائے "فعل نہی" کہلاتا ہے۔

☆ اس طرح فعل کی دو قسمیں ہیں۔

فعل امر	فعل نہی

مشق: ان جملوں کو فعل امر اور فعل نہی میں تبدیل کیجیے۔

جملے	فعل امر	فعل نہی
نعمان پڑھتا ہے	....	....
ہاشم لکھتا ہے	....	....
فردین کام کرتا ہے	....	....
شائستہ کھیلتی ہے	....	....

پڑھیے لطف اٹھائیے۔

جیسے کو تیسا

کسی گاؤں میں ایک آدمی رہتا تھا۔اس کا نام وارث تھا۔ایک بار اسے کسی کام سے پردیس جانا پڑا' اس لئے اس نے سونے سے بھری ایک تھیلی اپنے دوست حارث کے پاس رکھ دی اور کہا ''بھائی! میں پردیس جارہا ہوں' معلوم نہیں مجھ پر کیا گزرے' میں اپنی ساری پونجی تمہارے پاس چھوڑے جاتا ہوں، زندہ لوٹا تو اسے واپس لے لوں گا''۔

کئی برس کے بعد وارث اپنے گاؤں کو واپس آیا۔وہ سیدھا اپنے دوست حارث کے پاس گیا اور اپنی تھیلی واپس مانگی۔حارث بہت چالاک تھا۔وارث کو دیکھتے ہی اس نے کہا ''بھائی! تمہارے واپس آنے کی مجھے بڑی خوشی ہے' مگر مجھے بڑا دکھ ہے کہ تمہارا سارا سونا ریت بن گیا'' یہ کہہ کر اس نے وارث کی تھیلی اس کو واپس کردی جس میں صرف ریت ہی ریت تھی۔

وارث نے جب یہ دیکھا کہ اس کی تھیلی سونے کی جگہ ریت سے بھری ہے تو اسے بہت دکھ ہوا۔لیکن وہ چپ چاپ اپنے گھر چلا گیا۔

کچھ دنوں کے بعد اس کا دوست حارث اس کے پاس آیا۔اس کے ساتھ اس کا لڑکا بھی تھا۔اس نے وارث سے کہا ''میں کسی کام سے پردیس جارہا ہوں' تم میرے لڑکے کو میرے آنے تک اپنے ساتھ رکھو تو بڑی مہربانی ہوگی''۔

وارث نے اس سے کہا ''میں آپ کے بیٹے کو اپنے بیٹے کی طرح رکھوں گا' آپ فکر نہ کیجیے''

لیکن حارث کے جاتے ہی وارث نے اس کے لڑکے کو دوسرے گاؤں بھیج دیا اور بازار سے ایک طوطا خرید کر اسے یہ بولنا سکھایا ''ابا میں طوطا بن گیا ہوں''

بہت دنوں کے بعد حارث سفر سے لوٹا اور وارث کے گھر گیا۔وارث نے اسے یہ خبر سنائی کہ اس کا لڑکا طوطا بن گیا ہے۔اتنے میں طوطا بول اٹھا ''ابا میں طوطا بن گیا ہوں'' حارث کو بہت غصہ آیا۔اس نے وارث سے کہا ''تم مجھے بے وقوف نہ بناؤ'' بچے طوطے نہیں بن سکتے۔بتاؤ میرا بیٹا کہاں ہے؟''

وارث نے جواب دیا ''اگر تمہاری بات سچ ہے تو سونا بھی کبھی ریت نہیں بن سکتا۔بتاؤ میرا سونا کہاں ہے''؟

حارث نے یہ سن کر شرم سے سر جھکا لیا۔وہ اپنے گھر گیا اور وارث کا سونا لاکر اسے دے دیا۔وارث بھی حارث کو اس کے بیٹے کے پاس لے گیا جہاں وہ خوش خوش کھیل رہا تھا۔

پڑھیے لطف اٹھائیے۔

انصاف کی چھڑی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی امیر آدمی کے دیوان خانے سے کچھ قیمتی سامان چوری ہوگیا۔ بہت تلاش کرنے کے باوجود بھی نہ ملا تو اس نے یہ شکایت قاضی شہر کے سامنے پیش کی۔ قاضی جی گھر کے اندر گئے اور کئی چھڑیاں برابر تراش کر کے باہر لے آئے اور بولے:

''ان میں سے ایک ایک چھڑی ہر خادم، نوکر اور صاحب خانہ اپنے اپنے گھر لے جائے اور صبح تڑکے میرے پاس اپنی اپنی چھڑی واپس لے آئے۔ ان میں سے ہر ایک چھڑی کی یہ خاصیت ہے کہ چور کے پاس ایک انگلی کے برابر خود بخود بڑھ جاتی ہے۔ جو چور نہیں ہوتا اس کی چھڑی اتنی کی اتنی رہتی ہے، ذرا بھی نہیں بڑھتی اسی طریقے سے میں چور اور بے گناہ کو پہچان لیتا ہوں۔ اس عمل سے میں نے کئی دفعہ چوروں کو پکڑا ہے''۔

قاضی جی کی یہ بات سن کر سب لوگوں نے ایک ایک چھڑی اٹھالی اور اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ ان میں سے وہ شخص جو سچ مچ چور تھا، اپنے گھر پہنچا تو اس نے دل میں سوچا:

''اگر میری چھڑی ایک انگلی کے برابر زیادہ نکلے گی تو بڑا غضب ہوجائے گا۔ لوگوں پر میری چوری ظاہر ہوجائے گی وہ مجھے نظروں سے گرا دیں گے۔ اس لئے اس کم بخت چوری فاش کر دینے والی چھڑی کو ایک انگلی برابر تراش دوں تو اچھا رہے گا''۔

اپنی اس چالاکی پر خوش ہو کر میاں چور نے جھٹ چھڑی کو چھری سے ایک انگلی کے برابر کاٹ ڈالا، اور نہایت اطمینان سے خوشی خوشی لمبی تان کر سو گئے۔ جب صبح ہوئی تو وہ اپنی چھڑی لے کر بڑے اطمینان سے بے خوف وخطر قاضی کے گھر گیا۔ سارے لوگ جمع ہو چکے تھے۔ قاضی جی نے باری باری تمام چھڑیاں ناپیں۔ اس شخص کی چھڑی ایک انگلی کے برابر چھوٹی نکلی۔

اس ترکیب سے قاضی نے چور کو پکڑ لیا اور سب کے سامنے خوب رسوا کیا۔ اور اتنے کوڑے لگائے کہ وہ قائل ہوگیا اور آنکھ چرا کر بولا:

''بس حضور! اب آپ دوستوں میں مجھے اور رسوا نہ کریں، میں صاحب کا سارا مال واسباب بے چوں وچرا لا کر حاضر کرتا ہوں''۔